احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

جمعرات 15 جنوری 2004ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 15 جنوری 2004ء 22 ذیقعد 1424 ہجری-15 صلح 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 13

اولین کلمات

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔ سب سے اولین کلمات جو اللہ تعالیٰ نے لکھے وہ یہ تھے کہ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔

(فردوس الاخبار جلد اول ص45 حدیث نمبر 1)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

شرک ایسی چیز ہے کہ جو انسان کو اس کے اصل مقصد سے ہٹا کر جہنم کا وارث بنا دیتا ہے۔ شرک کی کئی قسم ہیں۔ ایک تو وہ موٹا اور صریح شرک ہے جس میں ہندو، عیسائی یہود اور دوسرے بت پرست لوگ گرفتار ہیں جن میں کسی انسان یا پتھر یا اور بے جان چیزوں یا قوتوں یا خیالی دیویوں اور دیوتاؤں کو خدا بنا لیا گیا ہے؛ اگرچہ یہ شرک ابھی تک دنیا میں موجود ہے، لیکن یہ زمانہ روشنی اور تعلیم کا کچھ ایسا زمانہ ہے کہ عقلیں اس قسم کے شرک کو نفرت کی نگاہ سے دیکھنے لگ گئی ہیں۔ یہ جدا امر ہے کہ وہ قومی مذہب کی حیثیت سے بظاہر ان بے ہودگیوں کا اقرار کریں، لیکن دراصل بالطبع لوگ ان سے متنفر ہوتے جاتے ہیں، مگر ایک اور قسم کا شرک ہے جو مخفی طور پر زہر کی طرح اثر کر رہا ہے اور وہ اس زمانہ میں بہت بڑھتا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ پر بھروسہ اور اعتماد بالکل نہیں رہا۔

ہم یہ ہرگز نہیں کہتے اور نہ ہمارا یہ مذہب ہے کہ اسباب کی رعایت بالکل نہ کی جاوے کیونکہ خدا تعالیٰ نے رعایت اسباب کی ترغیب دی ہے اور اس حد تک جہاں تک یہ رعایت ضروری ہے۔ اگر رعایت اسباب نہ کی جاوے تو انسانی قوتوں کی بے حرمتی کرنا اور خدا تعالیٰ کے ایک عظیم الشان فعل کی توہین کرنا ہے، کیونکہ ایسی حالت میں جبکہ بالکل رعایت اسباب کی نہ کی جاوے، ضروری ہوگا کہ تمام قوتوں کو جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطا کی ہیں بالکل بے کار چھوڑ دیا جاوے اور ان سے کام نہ لیا جاوے۔ اور ان سے کام نہ لینا اور ان کو بے کار چھوڑ دینا خدا تعالیٰ کے فعل کو لغو اور عبث قرار دینا ہے۔ جو بہت بڑا گناہ ہے۔ پس ہمارا یہ منشاء اور مذہب ہرگز نہیں کہ اسباب کی رعایت بالکل ہی نہ کی جاوے، بلکہ رعایت اسباب اپنی حد تک ضروری ہے۔ آخرت کے لئے بھی اسباب ہی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری اور بدیوں سے بچنا اور دوسری نیکیوں کو اختیار کرنا اس لئے ہے کہ اس عالم اور دوسرے عالم میں سکھ ملے، تو گویا یہ نیکیاں اسباب کے قائم مقام ہیں۔

اسی طرح پر یہ بھی خدا تعالیٰ نے منع نہیں کیا کہ دنیوی ضرورتوں کے پورا کرنے کے لئے اسباب کو اختیار کیا جاوے۔ نوکری والا نوکری کرے۔ زمیندار اپنی زمینداری کے کاموں میں رہے۔ مزدور مزدوریاں کریں تا وہ اپنے عیال و اطفال اور دوسرے متعلقین اور اپنے نفس کے حقوق کو ادا کرسکیں۔ پس ایک جائز حد تک یہ سب درست ہے اور اس کو منع نہیں کیا جاتا، لیکن جب انسان حد سے تجاوز کر کے اسباب ہی پر پورا بھروسہ کرے اور سارا دارومدار اسباب پر ہی جا ٹھہرے تو وہ شرک ہے جو انسان کو اس کے اصل مقصد سے دور پھینک دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد دوم ص 56)

سو سال قبل 1904ء

حضرت مسیح موعود مقدمہ کرم دین کے سلسلہ میں گورداسپور گئے ہوئے تھے اور واپسی پر بٹالہ قیام فرما تھے۔ 15 جنوری 1904ء کو حضور واپس قادیان تشریف لائے۔

مکرم سمیع اللہ قمر صاحب کو سپرد خاک کردیا گیا

☼ احباب جماعت کو اس سے قبل یہ اطلاع دی جاچکی ہے کہ مکرم سمیع اللہ قمر صاحب امیر و مشنری انچارج زمبابوے ابن مکرم عطاء اللہ صاحب سابق اسسٹنٹ مینیجر سندھ جیننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری حال دارالعلوم وسطی ربوہ مورخہ 28 دسمبر 2003ء کو ہرارے زمبابوے میں ہارٹ اٹیک کی وجہ سے وفات پاگئے تھے۔ آپ فیملی سمیت زمبابوے میں خدمات بجالا رہے تھے۔ آپ کی میت مورخہ 11 جنوری 2004ء کو صبح کے وقت اسلام آباد پہنچی۔ بذریعہ ایمبولینس میت ربوہ لائی گئی۔ اسی روز آپ کی نماز جنازہ بیت مبارک میں بعد نماز عصر محترم مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔

آپ مورخہ 31۔اگست 1952ء کو کنری سندھ میں پیدا ہوئے۔ کنری سے ہی میٹرک کا امتحان پاس کر کے 1969ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ لیا اور 1977ء میں جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد جل بھٹیاں ضلع جھنگ، ڈسکہ ضلع سیالکوٹ، سانگھڑ، بدین اور سکھر میں تقریباً 11 سال تک خدمت دین کی سعادت حاصل کی اور 1988ء میں بیرون پاکستان زیمبیا کیلئے روانہ ہوئے اور سوا دو سال بعد اپریل 1990ء میں آپ کا تبادلہ زمبابوے میں ہوا جہاں آپ نے بطور امیر و مشنری انچارج 13 سال کا عرصہ نہایت اخلاص اور جانفشانی سے خدمت دین کرتے ہوئے 28 دسمبر 2003ء کو وفات پائی۔ آپ کی فیملی کو

باقی صفحہ 8 پر ☜

جامعہ احمدیہ کینیڈا کا افتتاح

رپورٹ: مکرم محمد اکرم یوسف صاحب

7 ستمبر 2003ء جماعت احمدیہ کینیڈا کے لئے الٰہی بشارتوں کی مظہر ایک تابناک صبح تھی۔ بارگاہ ایزدی کے حضور حمد وشکر سے لبریز چہرے آج خوشی و مسرت سے تمتمار ہے تھے۔ مجلس شوریٰ کینیڈا 1994ء میں پیش کی جانے والی ایک تجویز آج ایک حقیقت بن کر ابھر چکی تھی۔ اس بابرکت افتتاحی تقریب کے لئے مسس ساگا میں موجود جامعہ احمدیہ کیمپس دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔ تقریب کا آغاز نماز ظہر وعصر کے بعد دو بجکر دس منٹ پر ہوا۔ جامعہ ہال کے سٹیج پر مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر ومشنری انچارج کینیڈا کے ساتھ مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا، نائب امراء اور اساتذہ کے علاوہ مولانا داؤد حنیف صاحب مشنری نیو یارک محترم امیر صاحب امریکہ کی نمائندگی کر رہے تھے۔ سفید شلوار قمیص اور سیاہ رنگ کی واسکٹ میں ملبوس جب 25 خدام احمدیت قطار کی صورت میں داخل ہوئے تو جوش جذبات میں حاضرین نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔

مکرم فرحان صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے باقاعدہ تقریب کا آغاز ہوا۔ جس کے بعد عزیزم نوید منگلا صاحب اور سلمان طارق صاحب نے مل کر حضرت مسیح موعود کی نظم "محمود کی آمین" کے اشعار ترنم سے سنائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کا خصوصی پیغام

نظم کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اس موقع کے لئے خصوصی پیغام مکرم ومحترم امیر صاحب کینیڈا نے اردو اور انگریزی میں پڑھ کر سنایا جس کے بعد جماعت احمدیہ کینیڈا کے سیکرٹری تعلیم مکرم شیخ عبدالہادی صاحب نے ایک مختصر رپورٹ کے ذریعہ جامعہ احمدیہ کینیڈا کی ارتقائی منازل کا نقشہ کھینچا۔

جامعہ احمدیہ کے طلباء اور والدین کے تاثرات

رپورٹ کے بعد دو طلباء مکرم عثمان احمد شاہد صاحب نے انگریزی میں اور مکرم امتیاز احمد صاحب نے اردو میں بیان کیا کہ انہوں نے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیوں لیا۔ انہوں نے اپنی تقاریر میں اپنے جذبات، احساسات، ولولے اور دینی خدمات سے سرشار عزم بالجزم کا ذکر کیا۔ ان دو تقریروں کے بعد احباب و خواتین کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

ریفریشمنٹ کے وقفہ کے بعد تقریباً پونے چار بجے ایک طالب علم مکرم حامد ناصر ملک صاحب کے والد مکرم خالد محمود ملک صاحب نے بڑے جذباتی رنگ میں ان تمام دلچسپ، ایمان افروز واقعات اور احساسات کو بیان کیا جن سے گزر کر وہ اور ان کا فرزند اس منزل عزیز تک پہنچے۔

ان کے بعد جماعت احمدیہ امریکہ کی نمائندگی کرتے ہوئے محترم مولانا داؤد احمد حنیف صاحب مربی نیو یارک نے محترم امیر صاحب امریکہ کی طرف سے نیک خواہشات اور دعائیہ جذبات کا اظہار کیا۔

محترم مرزا محمد افضل صاحب مشنری مسس ساگا جنہوں نے جامعہ احمدیہ کی ترتیب وتشکیل کے مختلف مراحل میں بھرپور حصہ لیا۔ اس تقریب کے مقرر تھے۔ آپ نے بتایا کہ 26 اپریل 1989ء کو جامعہ احمدیہ کینیڈا کی یہ عمارت جماعت احمدیہ کی تحویل میں آئی۔ آپ نے فرمایا کہ یہی وہ نوجوان ہیں جو حضرت مسیح موعود کے پیغام کو انگریزی زبان میں پیش کرنے کی سعادت پائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے یقین ہے، کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا وہ نعرہ: کہ خدا کرے کہ کینیڈا ساری دنیا ہو جائے اور ساری دنیا کینیڈا ہو جائے، کی ابتداء آج ہو رہی ہے اور وہ خلفائے احمدیت کی دعائیں اور ہدایات اس جامعہ احمدیہ کی ممد ومعاون ہیں۔

آپ کے خطاب کے بعد جامعہ احمدیہ کینیڈا کے پرنسپل و مربی مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب نے جامعہ احمدیہ کے آئندہ لائحہ عمل کے بارہ میں خطاب کیا۔ مکرم پرنسپل صاحب کی تقریر کے بعد جامعہ احمدیہ قادیان کی جھلکیوں پر مبنی تقریباً نصف گھنٹہ کی ایک ویڈیو دکھائی گئی۔

آخر میں مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر و مشنری انچارج کینیڈا نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں جامعہ احمدیہ کے بنیادی سات مقاصد اور راہنما اصولوں پر روشنی ڈالی جن کا قرآن کریم میں ذکر کیا گیا ہے۔

آپ کے خطاب کے بعد ہر طالب علم کو تقرری کے خط کے ہمراہ قرآن کریم کا ایک ایک نسخہ تحفتاً پیش کیا گیا۔ ساڑھے پانچ بجے پرسوز دعاؤں کے ساتھ جامعہ احمدیہ کینیڈا کا افتتاح عمل میں آیا۔ الحمدللہ۔

مکرم امیر صاحب نے اس موقع پر اگلے سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ لینے والے طلباء کا تعارف بھی کروایا۔ آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑے ذوق شوق اور ولولے کے ساتھ ایک کثیر تعداد میں نوجوان جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے آ رہے ہیں۔ امسال بھی کینیڈا کے علاوہ امریکہ اور انگلستان سے آنے والے طلباء نے بھی جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا ہے۔

جامعہ احمدیہ کے اول دستہ کے طلباء: جامعہ احمدیہ کینیڈا کے پہلے دستہ میں شامل ہونے کی سعادت پانے والے طلباء کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

عدنان احمد صاحب۔ عطاء المنان صاحب۔ محمد اعظم چوہدری صاحب۔ عظمت زہیری صاحب۔ بلال احمد بھٹی صاحب۔ فرحان احمد نصیر صاحب۔ احمد تمیم یوسف زئی صاحب۔ امتیاز احمد صاحب۔ مطیع اللہ محمد جوئیہ صاحب۔ محمد داؤد خالد صاحب۔ نوید احمد منگلا صاحب۔ محمد نعمان رانا صاحب۔ سلمان طارق صاحب۔ احمد سلمان شیخ صاحب۔ عمیر محمود چوہدری صاحب۔ عثمان احمد شاہد صاحب۔ ذوالفقار علی صاحب۔ طارق ہارون ملک صاحب۔ عطاء المحسن صاحب۔ طہٰ انور سید صاحب۔ طاہر محمود ناصر صاحب۔ زاہد احمد عابد صاحب۔ حامد ناصر ملک صاحب۔ فرحان اقبال صاحب اور عطاء المنعم ملک صاحب۔

جامعہ احمدیہ کا عملہ: جامعہ احمدیہ کے ابتدائی عملہ کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر و مشنری انچارج کینیڈا، مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب، پرنسپل جامعہ احمدیہ، مکرم مرزا محمد افضل صاحب مربی مسس ساگا، مکرم ملک لال خان صاحب، مکرم پروفیسر مبارک احمد انصاری صاحب، مکرم انصر رضا صاحب، مکرم مظفر احمد باجوہ صاحب، مکرم کلیم احمد ملک صاحب، مکرم شیخ عبدالہادی صاحب، مکرم فخر احمد اون صاحب اور مکرم حماد احمد صاحب۔

اس تاریخی افتتاحی تقریب میں کینیڈا کے دور دراز شہروں کے علاوہ امریکہ سے بھی معزز مہمان تشریف لائے۔ جماعت احمدیہ کینیڈا کے تمام مربیان حضرات نے اس تقریب میں شرکت کی۔ اس طرح اس سادہ اور پر وقار تاریخی تقریب میں سات سو سے زائد احباب وخواتین نے شمولیت کی اور سب کے چہرے خوشی اور مسرت سے تمتما رہے تھے اور وہ ایک دوسرے سے بغل گیر ہو کر مبارکباد دے رہے تھے۔

(احمدیہ گزٹ کینیڈا ستمبر و اکتوبر 2003ء)

خدا دیکھنے کا مطالبہ اور حضرت مسیح موعود کی انقلاب آفریں گفتگو

کپورتھلہ کی جماعت کے بانی اور گلستان احمدیت کے گل سرسبز حضرت منشی ظفر احمد صاحب کی ایک حقیقت افروز اور روح پرور روایت:-

"کلکتہ کا ایک برہمن مجسٹریٹ ...... قادیان آیا اور حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میں خدا کا قائل نہیں ہوں اور سنی سنائی باتوں پر یقین نہیں رکھتا کیا آپ مجھے خدا دکھا دیں گے ...... حضور نے فرمایا کہ آپ لندن گئے ہیں' اس نے کہا نہیں فرمایا لندن کوئی شہر ہے اس نے کہا ہے۔ سب جانتے ہیں۔ فرمایا آپ لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ اس نے کہا میں لاہور میں بھی نہیں گیا۔ فرمایا قادیان آپ کبھی پہلے بھی تشریف لائے تھے۔ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا کس طرح معلوم ہوا کہ قادیان کوئی جگہ ہے اور وہاں پر کوئی ایسا شخص ہے جو تسلی کرا سکتا ہے۔ اس نے کہا سنا تھا۔ آپ نے ہنس کر فرمایا

آپ کا سارا دارومدار سماعت پر ہی ہے اور اس پر پورا یقین رکھتے ہو۔

پھر آپ نے ہستی باری تعالیٰ پر تقریر فرمائی اور سامعین پر اس کا ایسا اثر ہوا کہ ایک کیفیت طاری ہوگئی"

جہاں تک برہمن مجسٹریٹ کا تعلق ہے اس نے جلدی سے یکہ منگوایا اور سوار ہو گیا۔ حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحب نے فرمایا آپ ایسی جلدی کیوں جاتے ہیں اس نے جواب دیا۔

"میں (احمدی) ہونے کی تیاری کر کے نہیں آیا تھا اور مجھے پورا یقین ہے کہ اگر رات کو میں یہاں رہا تو صبح ہی مجھے (احمدی) ہونا پڑے گا۔

مجھے خدا پر ایسا یقین آ گیا ہے کہ گویا میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔

میرے بیوی اور بچے ہیں ان سے مشورہ کر لوں اگر وہ متفق ہوئے تو پھر آؤں گا"

(رفقائے احمد جلد چہارم ص 113-114 مولفہ ملک صلاح الدین صاحب ایم اے طبع اول اکتوبر 1957ء)

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

اس سال حضور نے سیالکوٹ، لاہور اور گورداسپور کے سفر کئے اور لیکچر ارشاد فرمائے

سیدنا حضرت مسیح موعود کی ماموریت کا 23واں سال۔1904ء

مقدمہ سے اعجازی بریت اور بعض اعجازی نشانات

مرتبہ: حبیب الرحمٰن زیروی صاحب

(قسط سوم آخر)

وزیر آباد سے قادیان تک

گاڑی وزیر آباد اسٹیشن پر پہنچی تو زائرین کا پہلا سا ہجوم موجود تھا۔ حافظ غلام رسول صاحب نے حضور اور حضور کے ساتھیوں کی لیمونیڈ اور سوڈا واٹر سے دعوت کی۔ اسٹیشن پر ڈسکہ کے مشنری پادری اسکاٹ نے بھی ملاقات کی اور حضور نے ان سے تبادلہ خیالات فرمایا۔ گاڑی ہی میں بہت سے آدمیوں نے بیعت توبہ کی۔ حضور کی ریزرو گاڑی گورداسپور کی گاڑی سے لگائی گئی۔ کچھ دیر بعد گاڑی روانہ ہوگئی۔ واپسی پر ہر اسٹیشن پر وہی مجمع اور وہی رونق تھی جو آمد کے موقعہ پر دکھائی دی تھی۔ گاڑی مغرب کے بعد لاہور پہنچی جہاں جماعت لاہور نے استقبال کیا اور ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب کی طرف سے حضرت اقدس اور حضور کے ہمراہیوں کو کھانا پیش کیا گیا۔ گاڑی لاہور سے روانہ ہو کر بٹالہ پہنچی۔ اسٹیشن سے اترتے ہی جماعت بٹالہ نے حضرت مسیح موعود اور حضور کے خدام کی دعوت کی اور سرائے متصل اسٹیشن میں قیام کا انتظام کیا۔ قادیان سے بہت سے خدام بٹالہ پہنچ گئے تھے۔ حضرت اقدس اور حضور کے دوسرے خدام 4 نومبر 1904ء بروز اتوار 12 بجے کے قریب بخیریت قادیان دارالامان میں پہنچ گئے۔

(تاریخ احمدیت جلد 2 ص 359 تا 370)

پادری اسکاٹ سے ملاقات

حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیان کرتے ہیں:

جب حضرت مسیح موعود بمعہ خدام سیالکوٹ سے واپس قادیان کو آ رہے تھے اور آپ کی سیکنڈ کلاس گاڑی وزیر آباد اسٹیشن پر دوسری گاڑی کے ساتھ لگانے کے واسطے ایک سائڈ لائن پر کھڑی تھی۔ تو سیالکوٹ کے مشہور پادری سکاٹ صاحب وہاں آئے۔ اور موٹی پنجابی زبان میں نیچ قوموں کے لہجہ میں کہنے لگے:

''مرزا جی تساں میرا منڈ اکھولیا''

یعنی مرزا صاحب آپ نے میرا لڑکا چھین لیا۔ اس سے ان کی مراد شیخ عبدالحق صاحب بی، اے سے تھی۔ جو پہلے سے عیسائی ہوئے تھے۔ اور مشن کالج میں پڑھتے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود کے ساتھ خط وکتابت کر کے قادیان آئے تھے۔ اور یہاں مومن ہو گئے تھے۔ اور کئی ایک رسالے کی تائید اور عیسائیت کی تردید میں شائع کئے تھے۔ حضرت مسیح موعود نے پادری صاحب کو مخاطب کر کے کہا۔ یہ زبان جو آپ بول رہے ہیں یہ شرفاء کی زبان نہیں۔ اس کے بعد وفات مسیح اور قبر مسیح کے متعلق کچھ باتیں ہوتی رہیں۔ لیکن جب پادری صاحب کی نگاہ شیخ یعقوب علی صاحب پر پڑی۔ کہ وہ اس گفتگو کو تحریر کر رہے ہیں۔ تو پادری صاحب بہت ہی گھبرائے اور شیخ صاحب کی منتیں کرنے لگے کہ یہ کوئی مباحثہ کی باتیں نہیں ہیں۔ معمولی طور پر دوستانہ گفتگو ہے۔ آپ اس کو ہرگز شائع نہ کریں۔ (ذکر حبیب صفحہ 125)

5 نومبر 1904ء:

5/نومبر 1904ء کو مسٹر اے، ای ہری صاحب ڈویژنل جج امرتسر کی عدالت میں مولوی کرم دین والے مقدمہ کے فیصلہ کے خلاف اپیل کی گئی جس پر حکام نے مستغیث کی مدد کے لئے سرکاری وکیل مقرر کر دیا اور دشمن کو وکیل کرنے کی بھی ضرورت نہ رہی۔ مگر خدائی بشارت کے عین مطابق ڈویژنل جج صاحب امرتسر نے بتاریخ 7 جنوری 1905ء حضرت اقدس کو ہر الزام سے بری کر دیا۔ فیصلہ کے مطابق 24 جنوری 1905ء کو جرمانہ واپس ہوا۔ جو مولوی محمد علی صاحب خواجہ کمال الدین صاحب اور شیخ یعقوب علی صاحب تراب نے گورداسپور کے سرکاری خزانہ سے وصول کیا۔

(تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ 294)

جلسہ سالانہ 1904ء

30,29 دسمبر 1904ء کو قادیان میں سالانہ جلسہ ہوا۔ حضرت مسیح موعود نے جلسہ سالانہ 1904ء کے موقع پر 29 دسمبر کو احباب جماعت سے خطاب فرمایا۔

30 دسمبر کو بیت اقصیٰ قادیان میں بعد نماز جمعہ بھی حضور اقدس نے احباب سے خطاب فرمایا۔

1904ء کے بعض رفقاء

حضرت چوہدری نصر اللہ خاں صاحب

ولادت 1863ء حضرت چوہدری صاحب کو ابتداء ہی سے سلسلہ سے محبت تھی۔ وہ اکثر مولوی عبدالکریم صاحب کے درس میں شامل ہوتے اور اس درجہ متاثر تھے کہ خود مولوی صاحب اکثر فرماتے تھے کہ یہ ہو نہیں سکتا کہ چوہدری صاحب اس سلسلہ سے علیحدہ رہیں۔ مولوی مبارک علی صاحب کے خلاف احمدی ہونے کے باعث ایک مقدمہ دائر ہوا اور جماعت سیالکوٹ نے چوہدری صاحب کو وکیل مقرر کیا۔ مقدمہ کی پیروی کی خاطر آپ کو حضرت مسیح موعود کے لٹریچر کا تفصیلی مطالعہ کرنا پڑا۔ اور آپ بڑے متاثر ہوئے۔ 1904ء میں آپ کو سیدنا حضرت مسیح موعود کی طرف سے مولوی کرم دین صاحب والے مقدمہ میں بطور گواہ صفائی بھی طلب کیا گیا جہاں انہیں پہلی بار حضرت مسیح موعود کی خدمت میں شرف باریابی حاصل ہوا اور آپ بہت خوشگوار اثر لے کر واپس آئے۔ اور بالآخر حضور کے قیام سیالکوٹ کے دوران بیعت کر لی۔ (آپ کی اہلیہ محترمہ نے اپنے کشف کی بناء پر چند دن پہلے بیعت کرنے کی سعادت پائی) بیعت کے بعد چوہدری صاحب میں ایک عظیم روحانی انقلاب پیدا ہوگیا۔ آپ 1917ء میں اپنی کامیاب وکالت چھوڑ کر قادیان تشریف لے آئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے نظارت علیا کے علاوہ صیغہ بہشتی مقبرہ کے فرائض سپرد فرمائے۔ اس منصب کو آپ نے آخری دم تک آنریری طور پر نہایت خوش اسلوبی سے نبھایا۔ اکیرن کے معرکہ شدھی میں بھی آپ کو حصہ لینے کا شرف حاصل ہوا۔ 1924ء میں حج سے مشرف ہوئے آپ کا ایک علمی کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے حضرت مسیح موعود کی بہت سی کتب کے جامع انڈکس تیار کئے۔ 2 ستمبر 1926ء کو جب کہ آپ اپنے قابل فخر اور لائق فرزند چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے ہاں لاہور میں مقیم تھے انتقال فرما گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو آپ کے وصال کی خبر ڈلہوزی میں ملی جس پر حضور قادیان تشریف لائے اور 4 ستمبر 1926ء کو جنازہ پڑھایا اور چارپائی کو اٹھا کر لحد تک لے گئے اور آپ کی نعش کو مقبرہ بہشتی کی خاک کے سپرد کیا۔ بعد ازاں خود اپنے ہاتھ سے کتبہ کی عبارت تحریر فرمائی جس میں لکھا۔ نہایت شریف الطبع، سنجیدہ مزاج، مخلص انسان تھے۔ بہت جلد جلد اخلاص میں ترقی کی۔ بڑی عمر میں قرآن کریم حفظ کیا۔ آخر میری تحریک پر وکالت کا پیشہ جس میں آپ بہت کامیاب تھے ترک کر کے دین کے کاموں کے لئے بقیہ زندگی وقف کی اور اعلیٰ اخلاص کے ساتھ جس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ ترقی ہوتی گئی۔ قادیان آ بیٹھے۔ اسی دوران میں حج بھی کیا۔ میں نے انہیں ناظر اعلیٰ کا کام سپرد کیا تھا جسے انہوں نے نہایت محنت اور اخلاص سے پورا کیا۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے ساتھ میری خوشنودی اور احمدی بھائیوں کا فائدہ اور ترقی کو ہمیشہ مدنظر رکھا۔ ساتھ کام کرنے کی وجہ سے میں نے دیکھا کہ نگاہ دور بین تھی۔ باریک اشاروں کو سمجھتے اور ایسی نیک نیتی کیساتھ کام کرتے کہ میرا دل محبت اور قدر کے جذبات سے بھر جاتا تھا اور آج تک ان کی یاد دل کو گرما دیتی ہے۔

حضرت ماسٹر مولا بخش صاحب

ولادت 1876ء۔ مدرسہ احمدیہ کے قدیم اساتذہ میں سے تھے۔ خاندان حضرت مسیح موعود کے کئی بچوں کو پرائیویٹ ٹیوٹر کی حیثیت سے پڑھاتے رہے۔ 21/اکتوبر 1949ء کو جب ربوہ میں لوئر مڈل سکول کی ابتداء ہوئی تو آپ اس کے سب سے پہلے ہیڈ ماسٹر بنے 9/اگست 1950ء کو حرکت قلب بند ہونے سے وفات پائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ان کی وفات پر خطبہ جمعہ میں فرمایا ماسٹر مولا بخش صاحب ان بزرگوں میں سے تھے جو استثنائی ہوتے ہیں۔ باوجود اندھے ہوجانے کے ان کا پڑھانے کا شوق نہیں جاتا تھا۔ جہاں بھی خدمت کا کوئی موقعہ نکلتا وہ اپنے آپ کو اس کے لئے پیش کر دیتے۔ باوجود زور دینے کے میں نے دیکھا ہے کہ وہ پیسے نہیں لیتے تھے۔ میری بچیوں کو بھی انہوں نے پڑھایا ہے مگر باوجود زور دینے کے انہوں نے پیسے نہیں لئے...... حالانکہ میں جانتا ہوں کہ ان کی مالی حالت بہت کمزور تھی۔

حضرت ماسٹر صاحب کے ایک فرزند مولوی عطاء

الرحمٰن صاحب طالب تھے جو عرصہ دراز تک سلسلہ کے مرکزی اداروں میں تعلیمی خدمات بجالاتے رہے اور 24 ظہور / اگست 1963ء / 1342ہش کو انتقال کر گئے۔ دوسرے فرزند مولوی عبدالقادر صاحب ضیغم تھے جو سالہا سال تک امریکہ میں مربی اور پھر نائب وکیل التبشیر رہے۔

حضرت سید دلاور شاہ صاحب بخاری

وفات 6 / جون 1944ء کئی سال تک اخبار "سن رائز" میں قلمی خدمات بجالائے۔ ایک اچھی ملازمت آپ نے قومی خدمت کی خاطر ترک کر دی۔ راجپال کے مقدمہ میں آپ نے "مسلم آؤٹ لک" کے ایڈیٹر کی حیثیت سے ہائی کورٹ کے فیصلہ پر بڑی جرأت سے تبصرہ کیا جس پر آپ کو چھ ماہ قید کی سزا دی گئی۔ نہایت قانع بزرگ تھے اور مذہبی مسائل پر تقریر کرنے کا خاص سلیقہ اور جوش رکھتے تھے۔

حضرت چوہدری غلام محمد صاحب پوہلہ مہاراں

صاحب کشف والہام تھے۔ جب سے سیالکوٹ میں ضلع وار نظام قائم ہوا وہ اپنے حلقہ میں بیس اکیس جماعتوں کے امیر رہے۔ خلافت ثانیہ کی بیعت میں آپ کی مسابقت سے دوسرے احباب کو بھی خلافت سے وابستہ ہونے کی توفیق ملی۔ 31 / دسمبر 1960ء کو انتقال فرمایا اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔

حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی

ولادت غالباً 1883ء دستی بیعت 1907ء۔ وفات 30 ظہور / اگست 1968ء / 1347ہش۔ 1923ء میں جہاد ملکانہ میں شرکت کی۔ ستمبر 1935ء کے قریب ملازمت سے پنشن یاب ہو کر مستقل طور پر قادیان آ گئے اور 1936ء سے 1950ء تک سلسلہ کے متعدد انتظامی اداروں میں خدمات بجا لاتے رہے۔ حضرت خلیفہ اول کو آپ سے بہت محبت تھی۔ بہت دعاگو اور حلیم الطبع بزرگ تھے۔

(تفصیلی حالات کے لئے ملاحظہ ہو۔ رفقاء احمد جلد سوم طبع دوم مرتبہ ملک صلاح الدین صاحب ایم اے دسمبر 1969ء)

سابق والی قلات میر خداداد خاں صاحب

(ولادت 1255ھ / 40-1839ء)۔ میر احمد خاں دوئم بادشاہ اورنگ زیب کے ہمعصر اور قلات میں براہوئی سلطنت کے بانی تھے۔ میر خداداد خاں صاحب اسی مرد جری کی نسل میں سے تھے۔ آپ کے والد کا نام میر محراب خان دوم تھا۔ آپ 1857ء کے دوران تخت نشین ہوئے اور سترہ سال تک خطرات میں محصور رہے اور قبائلی سرداروں کی لگاتار بغاوتوں کو فرو کرتے رہے۔ آپ کی شاہی انگشتری میں "خدادادگان راخداداده" اور "دین ودنیا مراخداداد است" کے الفاظ نقش تھے آپ واحد خان تھے جنہوں نے ریاست میں باقاعدہ فوج اور مرکزی خزانہ کی ضرورت محسوس کی۔ زمانہ حال کے بعض مورخین کے نزدیک "ہمت، استقلال، خلوص، فراست آپ کی سیاسی کشتی کے چپو تھے"

آپ نماز اور دیگر مذہبی فرائض کی ادائیگی بہت التزام واہتمام سے کرتے تھے اور عالمانہ مذاق رکھتے تھے۔ آپ 37 سال تک حکمران رہے۔ اور بلوچستان کے انگریز ایجنٹ گورنر جنرل کی سازش سے مارچ 1892 میں معزول کر دیئے گئے اور تاج شاہی اگلے سال 10 / نومبر 1893ء کو ان کے بیٹے محمود خان کو پہنا دیا گیا۔ آپ نے 20 / مئی 1909ء کو پشین میں داعی اجل کو لبیک کہا اور اسی جگہ سپرد خاک کئے گئے۔ آپ ایک عام خشتی گنبد کے نیچے ایک سادہ سی قبر میں مدفون ومکنون ہیں۔

1904ء کی تصنیفات

چونکہ 1904ء کا اکثر حصہ مولوی کرم الدین والے مقدمہ میں مصروف رہنے کی وجہ سے عموماً سفروں میں گزرا۔ اس لئے اس سال تصانیف کا سلسلہ بند ہی رہا۔ لیکن گھر سے باہر رہنے کی وجہ سے حضور کو اپنے رفقاء کی تربیت کا موقعہ خوب ملا۔ چنانچہ جتنی روایات ہم حضور کے رفقاء سے اس زمانہ سے متعلق سنتے ہیں۔ اتنی دوسرے زمانوں کی نسبت سننے میں نہیں آتیں۔ باوجود اس کے اس سال میں بھی حضور کے دو عظیم الشان لیکچر جو "لیکچر لاہور" اور "لیکچر سیالکوٹ" کے ناموں سے موسوم ہیں۔ شائع ہوئے۔

(حیات طیبہ صفحہ 284)

حضرت اقدس کی تقریریں

جلسہ سالانہ 1904ء کے موقعہ پر حضرت مسیح موعود نے جو پر معارف تقریریں فرمائیں وہ بعد کو "حضرت اقدس کی تقریریں" کے نام سے شائع کی گئیں۔ ان تقاریر میں حضور نے حقیقت دعا، صحبت صادقین کی ضرورت اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی تاکید فرمائی۔ (تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ 371)

حضرت مفتی صاحب کے لئے دعا

ایک دفعہ 1904ء میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب بہت بیمار ہو گئے تھے۔ اور اس بیماری کی حالت میں ایک وقت تنگی اور تکلیف کا ان پر ایسا وارد ہوا۔ کہ ان کی بیوی مرحومہ نے سمجھا کہ ان کا آخری وقت ہے۔ وہ روتی چیختی حضرت مسیح موعود کی خدمت میں پہنچیں۔ حضور نے تھوڑی سی مشک دی۔ کہ انہیں کھلاؤ۔ اور میں دعا کرتا ہوں۔ یہ کہہ کر اسی وقت وضو کر کے نماز میں کھڑے ہو گئے۔ صبح کا وقت تھا۔ حضرت مفتی صاحب کو مشک کھلائی گئی۔ اور ان کی حالت اچھی ہونے لگ گئی۔ اور تھوڑی دیر میں طبیعت سنبھل گئی۔ (سیرت مسیح موعود صفحہ 510)

اپنے گھر اور ماحول کو صاف ستھرا رکھیں اور کوڑا کرکٹ ڈسٹ بن میں پھینکیں۔

مکرم محمد رمضان صاحب

محترم نواب عباس احمد خان صاحب کا ذکر خیر

محترم نواب عباس احمد خان صاحب کو حضرت مسیح موعود کی پاکیزہ اولاد میں سے ہونے کا شرف حاصل ہے۔ آپ 20 جون 1920ء کو حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب کے گھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم قادیان سے حاصل کی۔ 1946ء تک انہیں ایک خادم کی حیثیت سے جماعت کی خدمت کی توفیق ملی۔ 1946ء میں آپ قادیان کے پہلے قائد مقامی منتخب ہوئے۔ انہوں نے اپنے تئیں دین کیلئے وقف کر رکھا تھا۔

29 دسمبر 1944ء کو ان کا نکاح صاحبزادی امۃ الباری بیگم صاحبہ بنت حضرت مرزا شریف احمد صاحب سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے پڑھا۔ حضور نے خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ عزیز عباس احمد خان ہمارے خاندان میں سے دوسرا بچہ ہے جو حقیقی طور پر دین کی خدمت کرنے کے لئے تیاری کر رہا ہے اور اس نے اپنی زندگی دین کے لئے وقف کی ہوئی ہے...... اور اس عزم اور ارادہ کے ساتھ باقاعدہ دینی تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ (بحوالہ خطبات محمود جلد 3 صفحہ 605-606)۔

قیام پاکستان کے بعد آپ لاہور منتقل ہو گئے اور ذاتی کاروبار کرتے رہے لیکن دین کی خدمت کے کام کو کسی نہ کسی رنگ میں جاری رکھا۔ وہ دین کے ایک سچے خادم تھے اور ساری زندگی جماعت سے پوری طرح وابستہ رہے خلیفہ وقت سے پوری پوری وفاداری اور ان کی فرمانبرداری ان کا نصب العین تھا۔ وہ اپنی زندگی میں کئی بار جلسہ سالانہ میں شمولیت اور حضور سے ملاقات کی غرض سے لندن گئے۔ وہ جماعت کے بزرگوں کی بڑی عزت کیا کرتے تھے۔ ان کا یہ معمول تھا کہ جب مرکز سے یا مقامی طور پر کوئی عالم دین انہیں ملنے آتے تو بڑی خندہ پیشانی سے ان کا استقبال کرتے اور پھر انہیں اپنی کار میں بٹھا کر اپنے گھر لے جاتے اور اپنے ساتھ کھانا کھلاتے ان کی بڑی قدر و منزلت کرتے۔

ان میں پیغام حق پہنچانے کا بھی بڑا جذبہ پایا جاتا تھا۔ وہ اپنے دوست احباب جو انہیں ملنے آتے ان سے بڑے پیار اور محبت کے لہجہ میں گفتگو کرتے اور اپنا موقف بیان کرتے ان کی باتوں کو بڑی توجہ سے سنتے اور ان کی اچھی باتوں کو بڑی وقعت دیتے۔ وقف عارضی کی غرض سے اکثر سفر کیا کرتے تھے۔ وہ بڑے علم دوست تھے انہیں دینی کتابیں پڑھنے اور لکھنے کا بڑا شوق تھا۔ انہوں نے اپنے ہاں ایک کمرہ مخصوص کر کے ایک چھوٹی سی لائبریری بنا رکھی تھی۔ اس میں علاوہ ازیں دوسری کتب کے ان کی سلسلہ کے لئے لکھی ہوئی اپنی کتب بھی استفادہ عام کے لئے موجود رہتی تھیں۔

جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے ان میں پیغام حق پہنچانے کا جذبہ بدرجہ اتم موجود تھا اس بارہ میں "دخت کرام" کے فاضل مصنف نے اپنی کتاب کے صفحہ 114 پر نواب صاحب موصوف کی دعوت الی اللہ کے ذوق وشوق کے متعلق حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی کا ایک مشاہدہ درج کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ "صاحبزادہ عباس احمد خان صاحب سرگوبند پور میں .... کے لئے گئے ہوئے تھے۔ ان کا ہیڈ کوارٹر "ماڑی بچیاں" نامی ایک گاؤں تھا۔ دیکھنے والوں نے دیکھا کہ یہ امیر ابن امیر کا نونہال جو ناز ونعمت کے گہوارے میں پرورش پائے ہوئے تھا۔ دھوپ کی بھی پرواہ نہ کرتا ہوا گاؤں گاؤں شوق .... میں پھرتا تھا اور کبھی اگر کھانا نہ ملا تو چنے چبا کر گزارہ کر لیتا تھا"۔

آپ پنجگانہ نمازیں بیت الحمد میں ادا کرنے کے عادی تھے اسی طرح چندہ جات کی بروقت ادائیگی میں کوشاں رہتے آپ میں چند ایک خوبیاں نمایاں تھیں وہ بڑے مدبر اور صائب الرائے انسان تھے۔ بڑے ہنس مکھ اور اعلیٰ درجہ کے مہمان نواز، رحم دل اتنے کہ اگر کسی ملازم سے کوئی غلطی سرزد ہو جاتی تو وہ اسے تنبیہہ کر کے معاف فرما دیتے تھے۔

طبیعت میں بڑی عاجزی اور انکساری پائی جاتی تھی ان کا لین دین بڑا صاف ستھرا تھا نیز وہ وقت کے بڑے پابند تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں نیک طینت، خدا پرست اور سراپا شفقت، اہلیہ صاحبہ سے 5 نیک سیرت بیٹے اور ایک بیٹی عطا فرمائی جو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اپنے گھروں میں آباد ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رضا کی راہوں پر چلائے آمین۔

آپ کی وفات 2 جنوری 2003ء کو عمر ہسپتال جیل روڈ لاہور میں ہوئی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آپ موصی تھے۔ چنانچہ آپ کا جنازہ ربوہ لے جایا گیا جہاں بہشتی مقبرہ میں ان کی تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ ان کی دینی خدمات کو قبول فرمائے اور محض اپنے فضل وکرم سے انہیں جنت الفردوس میں داخل فرمائے۔ (آمین)

تحریک جدید کے شیریں ثمرات

○ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید کے ذریعہ اکناف عالم کے 176 ممالک میں جماعت مستحکم ہو چکی ہے۔ اس کے مزید شیریں ثمرات میں سے یہ قابل ذکر ہے کہ ممالک بیرون میں 57 زبانوں میں تراجم قرآن مجید کا تحفہ دین حق کی مقبولیت اور اشاعت کا باعث ہو رہے ہیں۔ اس اعتبار سے تحریک جدید کی مالی قربانی صدقہ جاریہ ہے ہر فرد جماعت پر اس عظیم الشان ثواب حاصل کرنے کا اہتمام لازم ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

مرسلہ: نظارت تعلیم القرآن

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ارشادات کی روشنی میں

تحریک وقف عارضی کی اہمیت وضرورت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 1966ء میں جب وقف عارضی کی مبارک تحریک جاری فرمائی تو آپ نے اس کی اہمیت بیان کرتے ہوئے جو ارشادات فرمائے وہ بغرض یاددہانی قارئین کرام کے لئے پیش ہیں:

وقف عارضی کی ضرورت

''عارضی وقف کی ضرورت بہت ہے۔ بات یہ ہے کہ جماعت کا ایک حصہ بھول گیا ہے کہ افراد جماعت خودمربی سلسلہ ہیں اور مربیوں کی تعداد میں جو تھوڑا سا اضافہ ہوا ہے وہ کافی نہیں۔ جماعت سمجھتی ہے کہ اصلاح وارشاد کا کام مربیوں کا ہے حالانکہ ہر احمدی کو بڑی توجہ کے ساتھ اصلاح وارشاد کا کام کرنا چاہئے یہ توجہ پیدا کرنے کے لئے اور جماعت میں اصلاح وارشاد کا شوق پیدا کرنے کے لئے میں نے عارضی وقف کی سکیم جاری کی ہے۔ اس میں روحانی فوائد بھی ہیں اور جسمانی فوائد بھی''۔ (الفضل 3 نومبر 1971ء)

وقف عارضی اصلاح نفس کا ذریعہ ہے

''تحریک وقف عارضی کا دوسرا بڑا فائدہ یہ ہے کہ جو لوگ وقف عارضی پر جاتے ہیں ان کو اپنے نفس کا بعض پہلوؤں سے محاسبہ کرنا پڑتا ہے۔ جانے سے قبل انہیں اپنی بعض کمزوریوں کی طرف توجہ ہو جاتی ہے اور دعاؤں کی طرف ان کی توجہ مائل ہو جاتی ہے۔ یعنی وقف عارضی پر جانے کی جو تیاری ہے اس کا بڑا حصہ یہ ہے کہ وہ دعاؤں کی طرف متوجہ ہوتے اور اپنی دینی معلومات میں اضافہ کرتے یا انہیں تازہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جانے سے پہلے کتب کا زیادہ مطالعہ کرتے ہیں اور کچھ کتب اپنے ساتھ لیجاتے ہیں۔ وہ سوچتے ہیں اور اپنی غفلتوں اور کمزوریوں پر نگاہ رکھتے ہوئے انہیں دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے اندر یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ دوسری جگہ جائیں تو لوگوں کے لئے نیک نمونہ بنیں، ان کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ بنیں۔ چنانچہ وقف عارضی کے وفود نے دعاؤں کی برکات سے بہت فائدہ اٹھایا ہے''

(الفضل 12 فروری 1977ء)

وقف عارضی کا مقصد قرآن کریم سکھانا ہے

''وقف عارضی کی جو تحریک ہے اس کا بڑا مقصد بھی یہ تھا اور ہے کہ دوست رضا کارانہ طور پر اپنے خرچ پر مختلف جماعتوں میں جائیں اور وہاں قرآن کریم سیکھنے سکھانے کی کلاسز کو منظم کریں اور منظم طریق پر وہاں کی جماعت کی اس رنگ میں تربیت ہو جائے کہ وہ قرآن کریم کا جوا بشاشت سے اپنی گردن پر رکھیں اور دنیا کے لئے ایک نمونہ بن جائیں''۔

(الفضل 14 مئی 1966ء)

وقف عارضی کی کم ازکم مدت دوہفتہ

''میں جماعت میں تحریک کرتا ہوں کہ وہ دوست جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے سال میں دوہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں اور انہیں جماعت کے مختلف کاموں کے لئے جس جس جگہ بھجوایا جائے وہاں وہ اپنے خرچ پر جائیں۔ اور ان کے وقف شدہ عرصہ میں سے جس قدر عرصہ انہیں وہاں رکھا جائے اپنے خرچ پر رہیں اور جو کام ان کے سپرد کیا جائے بجالانے کی پوری کوشش کریں''۔

(الفضل 23 مارچ 1966ء)

باہمی جھگڑوں کو نپٹانا

''اچھا احمدی ہونے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اچھا شہری بھی ہو۔ لیکن بہت سے دوست چھوٹی چھوٹی باتوں پر آپس میں جھگڑتے لڑتے رہتے ہیں اور یہ بات ایک احمدی کے لئے کسی صورت میں بھی مناسب نہیں جب یہ جھگڑے اور لڑائیاں لمبی ہو جاتی ہیں تو جماعت میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ پس جن دوستوں کو اللہ تعالیٰ دو ہفتے سے چھ ہفتے تک کا عرصہ میری اس تحریک پر وقف کرنے کی توفیق دے انہیں ان باتوں کی طرف بھی توجہ دینا ہوگی اور جماعت کے دوستوں کے باہمی جھگڑوں کو نپٹانے کی ہر ممکن کوشش کرنا ہوگی''۔ (الفضل 23 مارچ 1966ء)

ہر احمدی وقف عارضی کرے

''مربیوں کو بھی چاہئے اور عام عہدیداران کو بھی چاہئے بلکہ ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقف عارضی میں شامل ہو۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ایک قربانی کی راہ ہے اور یہ راہ تنگ ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ قربانی کی راہوں پر چلے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے''۔ (الفضل 27 راگست 1966ء)

احمدی خواتین اور وقف عارضی

''یہ واقفین وفد کی شکل میں دو افراد پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اس میں احمدی بہنیں بھی حصہ لیتی ہیں۔ ان کو باہر صرف اس صورت میں بھجوایا جاتا ہے جب کہ وہ خاوندوں کے ساتھ یا والد کے ساتھ یا اپنے بھائی کے ساتھ باہر جاسکیں۔ ورنہ ان سے اپنے ہی شہر یا قصبہ میں عورتوں کی تربیت وغیرہ کے کام لئے جاتے ہیں۔ تا کہ بہنیں بہنوں سے خدا کی رضا کی خاطر حسن معاملہ اور پیار کے تعلقات قائم کریں''۔

(الفضل 12 فروری 1977ء)

امراء اضلاع اور وقف عارضی

امراء اضلاع کو اس طرف فوری توجہ دینی چاہئے...... امراء اضلاع جماعت کے مستعد اور مخلص احباب کو اپنی ذمہ داری کی طرف متوجہ کریں تا زیادہ سے زیادہ احمدی اس مقصد کے پیش نظر اور خدمت...... کے لئے اپنے وقت کا ایک تھوڑا اور حقیر سا حصہ پیش کریں''۔ (الفضل 13 اپریل 1966ء)

کالج کے پروفیسرز اور سکول کے اساتذہ بھی وقف عارضی کریں

''کالجوں کے پروفیسر اور لیکچرار، سکولوں کے اساتذہ کالجوں کے سمجھدار طلباء بھی اپنی رخصتوں کے ایام اس منصوبہ کے ماتحت کام کرنے کے لئے پیش کریں۔ سکولوں کے بعض طلباء بھی اس قسم کے بعض کام کر سکتے ہیں۔ کیونکہ سکولوں کے بعض طلباء ایسے بھی ہوتے ہیں جو اپنی صحت اور عمر کے لحاظ سے اس قابل ہوتے ہیں کہ اس قسم کی ذمہ داریاں ادا کرسکیں ان کو بھی اپنے نام اس تحریک کے سلسلہ میں پیش کر دینے چاہئیں۔ بشرطیکہ وہ اپنا خرچ برداشت کر سکتے ہوں''

(الفضل 23 مارچ 1966ء)

وکلاء اور وقف عارضی

''بعض ایسے پیشہ والے ہیں جن کو ان دنوں چھٹیاں ہوتی ہیں مثلاً بعض عدالتیں بند ہو جاتی ہیں، وہاں جو احمدی وکیل وکالت کا کام کرتے ہیں وہ بھی اپنی زندگی کے چند ایام اشاعت علوم قرآنی کے لئے وقف کر سکتے ہیں''۔ (الفضل 10 راگست 1966ء)

تبصرہ کتب

جذبات کی لہریں

نام کتاب: جذبات کی لہریں (نظمیں اور غزلیں)

شاعر: عبدالباری قیوم

ناشر: حمیدالدین احمد۔ کراچی

تعداد صفحات: 80

قیمت: 50 روپے

زیر تبصرہ کتاب عبدالباری قیوم صاحب کی ان نظموں اور غزلوں کا مجموعہ ہے جو انہوں نے 1959ء سے 1974ء کے عرصہ کے درمیان کہی تھیں۔ ان میں سے بعض منظومات جماعتی اخبارات ورسائل میں بھی شائع ہو چکی ہیں۔ شاعر علمی وادبی خدمت کے حوالے سے جماعت میں معروف ہیں اور قبل ازیں ان کی طرف سے متعدد کتب ترتیب وتالیف کے بعد شائع ہو چکی ہیں۔ جماعتی اخبارات ورسائل میں مضامین بھی شائع ہوتے رہے ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب کا دیباچہ جناب سید سلیم شاہ جہان پوری صاحب نے لکھا ہے جس میں انہوں نے شاعر کی علمی اور جماعتی خدمات کا تذکرہ بھی کیا ہے۔ شاعر کی دیگر تالیفات میں ''مہدی موعود کے علمی خزانے''، ربوہ، قادیان، ایاز محمود اور عقیدت کے پھول بھی شامل ہیں۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے رسالہ المنار کے ایڈیٹر بھی رہے ہیں۔

منظومات میں بعض ایسی ہیں جو کہ یادرفتگان کے طور پر لکھی گئی ہیں ان میں مولانا جلال الدین صاحب شمس، حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی یاد میں کہی گئی نظمیں بھی شامل ہیں۔ منظومات میں کالج کے زمانہ

کے حالات و واقعات اور جذبات کی جھلک نمایاں ہے۔نمونہ کے چند شعر ذیل میں دیئے جارہے ہیں:

آ تجھ کو میں بتاؤں الفت ہے نام کس کا
جسمیں کہ ذرہ ، ذرہ میرا رچا ہوا ہے
ہر آن مشکلیں ہی سہنا پڑی ہیں مجھ کو
ان مشکلوں کا مجھ کو مشکل کشا ملا ہے

ہے فخر میری ذات کو اس کے وجود پر
اس کا وجود میری محبت کی ڈھال ہے
جاؤں کہاں کدھر سے نکلوں کدھر کو میں
ہر سمت پھیلا اسکی محبت کا جال ہے

گم گشتہ راہ ہوں مجھے منزل دکھایئے
راہی ہوں راہِ عشق کا رستہ بتایئے
اغیار پا رہے ہیں سدا آپ کا جو قرب
عاشق ہوں قرب آپ کا مجھ کو بھی چاہیئے

ایم۔ ایم۔ طاہر

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35617 میں میاں عبدالحلیم صادق ولد حاجی میاں عبدالرحمٰن قوم راجپوت پیشہ ریٹائرڈ عمر 66 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خیابان صادق سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 3-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔مکان رقبہ ساڑھے دس مرلے واقع خیابان صادق سرگودھا مالیتی -/2100000 روپے۔ ایک عدد خیبر سوزوکی کار مالیتی -/300000 روپے۔چیمبر واقع ضلع کچہری سرگودھا مالیتی -/170000 روپے۔بینک میں جمع نقد رقم -/100000 روپے۔ سیونگ سنٹر میں جمع رقم -/400000 روپے ۔اس وقت مجھے مبلغ (3000+8000) روپے ماہوار بصورت (پنشن +وکالت) مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد عبدالحلیم صادق ولد حاجی میاں عبدالرحمٰن خیابان صادق سرگودھا گواہ شد نمبر 1 سلطان احمد بھٹی وصیت نمبر 33161 گواہ شد نمبر 2 محمد اشرف وصیت نمبر 26271 .

مسل نمبر 35618 میں طیبہ حلیم زوجہ عبدالحلیم صادق قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خیابان صادق سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔طلائی زیورات وزنی 20 تولے مالیتی -/140000 روپے۔ حق مہر وصول شدہ -/2000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ طیبہ حلیم زوجہ عبدالحلیم صادق سرگودھا گواہ شد نمبر 1 عبدالحلیم صادق خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 آغا حبیب اللہ ولد آغا عبدالمجید سرگودھا

مسل نمبر 35619 میں عاصمہ حلیم بنت میاں عبدالحلیم صادق قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خیابان صادق سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔طلائی لاکٹ مالیتی -/10000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ عاصمہ حلیم بنت میاں عبدالحلیم صادق سرگودھا گواہ شد نمبر 1 میاں عبدالحلیم صادق والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 آغا حبیب اللہ ولد آغا عبدالحمید سرگودھا

مسل نمبر 35620 میں مرزا مدثر احمد ولد مرزا سعید احمد قوم مغل پیشہ طلب علمی عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سول لائن سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 7-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد مرزا مدثر احمد ولد مرزا سعید احمد سول لائن سرگودھا گواہ شد نمبر 1 مرزا سعید احمد والد موصی گواہ شد نمبر 2 مرزا نوید احمد برادر موصی

مسل نمبر 35621 میں صفدر علی وڑائچ ولد چوہدری محمد شریف قوم وڑائچ پیشہ ملازمت عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غنی پارک سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 14-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔مکان رقبہ 5 مرلے مالیتی -/250000 روپے۔ زرعی زمین رقبہ ساڑھے پانچ کنال واقع رجوعہ منڈی بہاؤالدین مالیتی -/100000 روپے۔ موٹر سائیکل مالیتی -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4610 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد صفدر علی وڑائچ ولد چوہدری محمد شریف سرگودھا گواہ شد نمبر 1 چوہدری محمد اشرف وصیت نمبر 26271 گواہ شد نمبر 2 راجہ نثار احمد ولد امام دین کلیار ٹاؤن سرگودھا

مسل نمبر 35622 میں شکریہ رشید زوجہ چوہدری صفدر علی وڑائچ قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غنی پارک سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 14-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔طلائی زیورات وزنی ڈیڑھ تولہ مالیتی -/9000 روپے۔حق مہر بذمہ خاوند محترم -/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ شکریہ رشید زوجہ چوہدری صفدر علی وڑائچ غنی پارک سرگودھا گواہ شد نمبر 1 صفدر علی وڑائچ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 راجہ نثار احمد ولد امام دین کلیار ٹاؤن سرگودھا

مسل نمبر 35623 میں آغا حبیب اللہ ولد آغا عبدالمجید قوم درانی پیشہ ملازمت عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مونا کینال کالونی سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔زرعی زمین اڑھائی مرلے واقع ڈیرہ غازی خان مالیتی -/100000 روپے۔زرعی زمین رقبہ پونے دو ایکڑ واقع کوٹ چٹہ ضلع ڈیرہ غازی خان مالیتی -/250000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/17500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد آغا حبیب اللہ ولد آغا عبدالمجید مونا کینال کالونی سرگودھا گواہ شد نمبر 1 شریف احمد ورک وصیت نمبر 23092 گواہ شد نمبر 2 رضوان مقبول احمد وصیت نمبر 28723

مسل نمبر 35624 میں سائرہ حلیم زوجہ آغا حبیب اللہ قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مونا کینال کالونی سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔سوزوکی کار مالیتی -/60000 روپے۔حق مہر -/80000 روپے۔طلائی زیورات مالیتی -/20000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ

وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ سائرہ حلیم زوجہ آغا حبیب اللہ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 1 آغا حبیب اللہ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 چوہدری محمد اشرف وصیت نمبر 26271

مسل نمبر 35625 میں محمد شریف ولد محمد اسماعیل قوم انصاری پیشہ انصاری عمر 70 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پھلوکی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 18-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان رقبہ 6 مرلے واقع پھلوکی ضلع گوجرانوالہ مالیتی -/150000 روپے۔ پلاٹ رقبہ 3 مرلے واقع پھلوکی ضلع گوجرانولہ مالیتی -/18000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد محمد شریف ولد محمد اسماعیل پھلوکی ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد وصیت نمبر 29070 گواہ شد نمبر 2 تنویر احمد ولد مظفر احمد پھلوکی ضلع گوجرانوالہ

مسل نمبر 35626 میں فضیلت بشریٰ زوجہ ناصر احمد ظفر قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 12-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔حق مہر وصول شدہ -/10000 روپے۔طلائی زیورات وزنی 6 تولے 8 ماشے مالیتی -/45000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ فضیلت بشریٰ زوجہ ناصر احمد ظفر ترگڑی ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 چوہدری عطاء محمد قمر ولد عبدالغنی مرحوم ترگڑی ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد ظفر خاوند موصیہ

مسل نمبر 35627 میں حمیدہ بیگم بیوہ چوہدری عطاء اللہ صاحب قوم جٹ ساہی پیشہ خانہ داری عمر 70 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی کھجوروالی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 13-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔حق مہر وصول شدہ بصورت زیور مالیتی -/63000 روپے۔طلائی کڑے وزنی 5 تولے مالیتی -/35000 روپے۔ترکہ خاوند محترم زرعی زمین رقبہ 9 کنال کا 1/8 حصہ مالیتی -/37410 روپے۔ سکنی مکان رقبہ 6 مرلے واقع تلونڈی کھجور والی کا 1/8 حصہ مالیتی -/7500 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔اور مبلغ -/17600 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ حمیدہ بیگم زوجہ چوہدری عطاء اللہ صاحب تلونڈی کھجور والی ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 سیف اللہ چیمہ پسر موصیہ گواہ شد نمبر 2 عمار احمد ولد نیاز احمد تلونڈی کھجوروالی ضلع گوجرانوالہ

مسل نمبر 35628 میں امۃ القدوس بنت منظور احمد قوم جٹ چیمہ پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی کھجور والی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 28-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔طلائی زیور وزنی آدھا تولہ مالیتی -/3200 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ امۃ القدوس بنت منظور احمد تلونڈی کھجوروالی ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 منصور احمد برادر موصیہ گواہ شد نمبر 2 اللہ دتہ طاہر وصیت نمبر 29635

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، وینیر بورڈ، لیمینیشن بورڈ، ہارڈ بورڈ، مولڈنگ کیلئے تشریف لائیں۔
فیصل ٹریڈنگ کمپنی
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
طالب دعا: فیصل خلیل خاں، قیصر خلیل خاں
فون: 7563101 موبائل: 0300-4201198

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

✿ مکرم میجر (ر) ڈاکٹر صلاح الدین لغاری صاحب لکھتے ہیں۔خاکسار کی والدہ مکرمہ جمیلہ سرور صاحبہ اہلیہ مکرم غلام حسین سرور صاحب مرحوم آف تخی سرور حال سرگودھا مورخہ 11۔جنوری 2004ء کو وفات پاگئیں۔ مورخہ 12۔ جنوری بعد نماز فجر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ تدفین کے بعد دعا بھی مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے کرائی۔آپ نے لمبا عرصہ سیکرٹری دعوت الی اللہ اور نائب صدر لجنہ ضلع سرگودھا کے طور پر خدمات کی توفیق پائی۔ آپ حضرت شیخ مبارک اسماعیل صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی اور حضرت مولا بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی تھیں۔آپ کے بڑے بیٹے مکرم شجاع الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ بلغاریہ ہیں۔ دیگر اولاد میں علاؤ الدین رضوان صاحب آرنہائم جرمنی، فصیح الدین عرفان صاحب آرنہائم جرمنی، نعیم الدین صاحب نعمان سرگودھا اور ایک بیٹی فوزیہ صاحبہ اہلیہ محبوب الٰہی رانجھا صاحب آرنہائم جرمنی حال لندن ہیں۔

آپ نہایت اخلاص اور محنت سے خدمت بجالانے والی خاتون تھیں اور اپنی اولاد کو بھی اس کی تلقین کرتی تھیں۔ مرحومہ کے بلندیٔ درجات کیلئے اور پسماندگان کے صبر جمیل کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

✿ مکرم کامران زاہد صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں مکرم عدیل احمد گوندل صاحب مربی سلسلہ کے والد مکرم نذیر احمد گوندل صاحب بھڈال ضلع سیالکوٹ کو مورخہ 7 جنوری 2004ء کو لاہور سے واپسی پر ڈسکہ کے قریب حادثہ پیش آیا۔اس وجہ سے ان کی پسلیوں اور جبڑے کا فریکچر ہوگیا ہے۔ احباب کرام سے ان کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

✿ مکرم سمیرہ باجوہ صاحبہ کارکن فضل عمر ہسپتال، دارالعلوم وسطی اعصابی تکلیف سے بیمار ہیں۔اور سول ہسپتال فیصل آباد میں داخل ہیں۔

✿ مکرم ہدایت اللہ صاحب مسن صدر جماعت احمدیہ مسن باڈہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بیٹے انعام اللہ مسن کی طبیعت بہت خراب ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو شفاء کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔

ولادت

✿ مکرم کرم الدین طاہر صاحب معلم وقف جدید دارالعلوم شرقی ربوہ لکھتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میری بیٹی مکرمہ رحمت طیبہ صاحبہ اور داماد مکرم محمد صغیر صاحب معلم وقف جدید منشی والا ضلع شیخوپورہ کو مورخہ 11 دسمبر 2003ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت نومولودہ کا نام امۃ الحی عطا فرمایا ہے جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ احباب سے بچی کے نیک، درازی عمر اور خادمہ دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

✿ مکرم ملک نصیر اللہ خان صاحب ڈی پی۔یو بی ایل علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی والدہ مکرمہ عائشہ بی بی صاحبہ زوجہ ملک علی محمد صاحب عمر 80 سال مورخہ 27 دسمبر 2003ء بمقام کھوکھر غربی ضلع گجرات انتقال کر گئی ہیں۔ مرحومہ کا جنازہ مکرم رشید احمد بھٹی صاحب سابق معلم وقف جدید حال جرمنی نے پڑھایا۔ مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد انہوں نے ہی دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ضرورت اساتذہ

✿ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ (انگلش و اردو میڈیم بوائز) میں کیمسٹری پڑھانے کیلئے مرد اساتذہ کی ضرورت ہے۔خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں صدر صاحب حلقہ کی تصدیق سے بنام چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن لکھ کر خاکسار کو بھجوادیں۔

مضمون: کیمسٹری

تعلیمی قابلیت: ایم۔ایس۔سی / بی۔ایس۔سی

نوٹ: درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ مورخہ 30 جنوری 2004ء ہے۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

دعائے نعم البدل

✿ مکرم محمد عطاء النور جنجوعہ صاحب سیکرٹری وقف نو حلقہ صادق آباد راولپنڈی لکھتے ہیں کہ میرے برادر اکبر چوہدری محمد رحمت الٰہی جنجوعہ صاحب ایڈووکیٹ ربوہ کو خدا تعالیٰ نے مورخہ 4 دسمبر 2003ء کو دوسرے بیٹے شاہ زیب احمد سے نوازا۔ جو کہ پیدائش کے تھوڑی دیر بعد وفات پاگیا۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ والدین کو صبر جمیل سے نوازے۔ اور اپنے فضل سے نعم البدل عطا فرمائے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعہ 16 رجنوری 2004ء

12-05 a.m عربی سروس
1-05 a.m چلڈرنز کارنر
1-35 a.m سوال وجواب
2-40 a.m ہم اور ہماری غذا
3-00 a.m تعارف
4-00 a.m ترجمۃ القرآن
5-00 a.m تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 a.m ترتیل القرآن
6-30 a.m مجلس سوال وجواب
7-35 a.m ایم ٹی اے سپورٹس
8-05 a.m تعارف
9-05 a.m سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
10-00 a.m ملاقات (انگریزی)
11-05 a.m تلاوت، خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-40 p.m سرائیکی سروس
1-40 p.m مجلس سوال وجواب
2-40 p.m درس حدیث
3-00 p.m انڈونیشین سروس
4-00 p.m سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
5-05 p.m تلاوت، خبریں۔ درس ملفوظات
6-00 p.m خطبہ جمعہ (براہ راست)
7-00 p.m ملاقات
8-05 p.m خطبہ جمعہ نشر مکرر
9-05 p.m فرانسیسی سروس
10-00 p.m جرمن سروس
11-05 p.m لقاء مع العرب

ہفتہ 17 رجنوری 2004ء

12-15 a.m عربی سروس
1-15 a.m ترتیل القرآن
1-40 a.m مجلس سوال وجواب
2-40 a.m خطبہ جمعہ
3-50 a.m ملاقات
5-00 a.m تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 a.m حکایات شیریں
6-30 a.m مجلس سوال وجواب
7-30 a.m کہکشاں پروگرام
8-00 a.m مجلس مشاعرہ
9-30 a.m کوئز: انوار العلوم
9-55 a.m سوال وجواب اردو
11-05 a.m تلاوت، خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-40 p.m فرانسیسی سروس
1-05 p.m سوال وجواب
2-50 p.m حکایات شیریں
3-00 p.m انڈونیشین سروس
4-00 p.m کہکشاں پروگرام
4-30 p.m کوئز: انوار العلوم
5-00 p.m تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 p.m مجلس سوال وجواب
6-55 p.m بنگلہ سروس
8-00 p.m بستان واقفین نو
9-00 p.m فرانسیسی سروس
10-00 p.m جرمن سروس
11-05 p.m لقاء مع العرب

اتوار 18 رجنوری 2004ء

12-15 a.m عربی سروس
1-15 a.m بستان وقف نو
2-15 a.m سوال وجواب
3-20 a.m مشاعرہ
4-25 a.m حکایات شیریں
4-35 a.m کہکشاں پروگرام
5-00 a.m تلاوت درس حدیث، خبریں
6-00 a.m بچوں کا پروگرام
6-30 a.m سوال وجواب
7-30 a.m تقریر: مولانا سلطان محمود انور صاحب
8-10 a.m خطبہ جمعہ۔ نشر مکرر
9-30 a.m بستان وقف نو
11-00 a.m تلاوت، خبریں
11-40 a.m لقاء مع العرب
12-50 p.m سپینش سروس
1-50 p.m سوال وجواب
2-50 p.m کوئز: تاریخ احمدیت
3-30 p.m انڈونیشین سروس
4-30 p.m تقریر۔ مولانا سلطان محمود انور صاحب
5-00 p.m تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 p.m خطبہ جمعہ نشر مکرر
7-00 p.m بنگلہ سروس
8-05 p.m گلشن واقفین نو
9-05 p.m فرانسیسی سروس
10-10 p.m جرمن سروس
11-05 p.m لقاء مع العرب

بقیہ صفحہ 1

پہلے پانچ سال اور پھر اپریل 2003ء تا وفات آپ کے ساتھ زمبابوے میں قیام کا موقع ملا۔

آپ کو جلسہ سالانہ برطانیہ 1992ء میں شامل ہونے کا موقع ملا۔ اپریل 2003ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات کے موقع پر مجلس انتخاب خلافت میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی اور اسی طرح آپ نے خلافت خامسہ کے پہلے جلسہ سالانہ برطانیہ 2003ء میں بھی شرکت کی۔

آپ نے پسماندگان میں بوڑھے والدین، اہلیہ مکرمہ زاہدہ مسرت صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد صاحب، بشیر آباد ربوہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ مکرمہ طاہرہ قمر صاحبہ زوجہ مکرم شیخ عدنان مامون صاحب یو۔ کے، مکرمہ ظاہرہ قمر صاحبہ، مکرمہ نغمہ انجم صاحبہ، مکرمہ آنسہ ارم صاحبہ اور مکرم سعدیہ قمر صاحبہ۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

SITUATION VACANT
ACCOUNTANT

The company is in need of an Accountant with minimum 3 years experience. The incumbent should be conversant with book- keeping, trial balance, general ledger. Must be able to work independently and lead a team working under him knowledge of computer is essential

Requirements:

B.Com. With 3years experience or CA Inter (Preferable) Educational qualifications relaxable for candidates with greater experience. Please apply in confidence to:

General Manager
Pakistan Chipboard Pvt. Ltd.
P.O. Box No.18,GT Road.
Jhelum
Tel:0541-646580& 646581
Fax: 0541-646582

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29

For Genuine TOYOTA Parts

AL-FURQAN

MOTORS PVT LIMITED

Ph:
021- 7724606
7724609

47- Tibet Centre
M.A. Jinnah Road,
KARACHI

TOYOTA, DAIHATSU

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں

الفرقان موٹرز لمیٹڈ

فون نمبر 021- 7724606
7724609

47۔ تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3

احمد باغ سکیم راولپنڈی میں پلاٹ فروخت کرنے کیلئے رجوع فرمائیں۔

رابطہ: ڈاکٹر افتخار احمد
فون: 051-2212127
موبائل: 0333-5131261